رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۵ فروری ۱۹۱۶ء | نمبر ۸

گلدستۂ اخبار

کہتے ہیں کہ ارض روم کی تسخیر کی خبر سنکر انور پاشا ایک بڑی بھاری فوج لے کر ارض روم کو روانہ ہوگیا ہے۔

روسیوں نے علاقہ ارض روم میں ترکیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ۸ہزار ۲۵ آدمی اور بہت سا سامان جنگ اور دیگر اشیاء کے انبار کے انبار اپنے قبضہ میں کر لئے۔

بیرن وون سنگ کو ناگہان ایتھنز سے برلن بلایا گیا ہے۔ تاکہ یونان میں جرمن مصارف جنگ پر غور و فکر کرے۔

ارض روم کی فتح سے جرمن محکمہ جنگ اور سلطنت میں بڑی سنسنی اور فکرمندی پیدا ہوگئی ہے۔

جولن۔۔۔ ۶ ملین مارکس کے نئے ٹیکس کی تجویز ہو رہی ہے۔

جرمن پارلیمنٹ میں بیشمار درخواستیں آئی ہیں کہ جلد صلح کرنی چاہئے۔

ٹائمز کا نامہ نگار مقیمی راٹرڈم راوی ہے کہ جرمن میں بہت سے برطانوی نقدی کے نوٹ جاری ہیں۔ ایک پونڈ نوٹ کی قیمت ۲۵۶۰۴ مارکس پڑتی ہے۔

لارڈ چیلیسفورڈ جو زکام سے بیمار تھے اب صحتیاب ہوگئے ہیں۔

پیرس میں جو جرمنی اسیران جنگ آئے ہیں اُن میں بہت سے ایسے رنگروٹ ہیں جو سنہ ۱۹۱۶ء کی جماعت کے ہیں۔

یونان کی سرکار نے نئی سکرٹریٹ عمارت فوجی مریضوں اور زخمیوں کی رہائش کے لئے فوجی افسران کے حوالہ کر دی ہے۔

کونسل واضع قوانین ممالک متوسط کا اجلاس ۹ مارچ سے سکرٹریٹ لائبریری میں ہوگا۔

بنگال سوشل سروس لیگ نے ۲۷۶ خاندانوں کو تباہی سے بچایا اور ۴۰۶ آدمیوں کو پارچات دیئے۔

انڈین والنٹیر کور (ایمبولنس) کے تمام عہدہ داروں کو انڈین سول سروس کے عہدہ داروں کے تمام مراعات ملیں گے۔

اعلیٰ حضرت نظام نے سرون ریلیف فنڈ میں پندرہ سو روپیہ کا عطیہ دیا۔

کلکتہ پولیس کے انسپکٹر پولیس غفور نے ہیرسن روڈ میں ۶ ہزار جعلی کابلی روپیہ گرفتار کئے۔

دو پٹھان ہوڑہ سٹیشن کو جا رہے تھے گاڑی راستہ میں ٹھہرائی گئی اور روپیہ مذکور اُن کے بستر سے برآمد ہوئے۔

بقول اخبار عام کلکتہ کے اسلامی اخبارات ترجمان۔ رسالت اور اقدام سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب ہوگئی ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۲۱ فروری۔ اخبار ہیرس کے بیان کے مطابق بیرن ودن شٹنگ جو ناگہاں استھنز سے روانہ ہوگیا ہے۔ برلن بلالیا ہے۔ تاکہ یونان میں جو جنگی کارروائیاں ہو رہی ہیں اُن کے اخراجات کی بابت ۱/۴ ۳ مارکس کی تصدیق کرے۔

مسٹر ڈوفو ہوڈیلی کرانیکل کو تار دیتے ہیں کہ ارض روم کی تسخیر نے بڑا بھاری اثر ڈالا ہے۔ ایک بیرو جرمن اخبار کہتا ہے کہ یہ فتح وہ سب سے زیادہ مہلک صدمہ ہے جو اتحادی جنگ میں ٹیوٹنس کو لگا ہے۔ اور اسی قسم کے اثر کی دوسرے محاذ پر بھی پیشگی پیش بینی کرتا ہے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ جرمن اخبار برلینر ٹیگیبلٹ کہتا ہے کہ ۶۰۰ ملین مارکس کے نئے ٹیکس کے تجاویز سینیچر کے روز فیڈرل کونسل کو روانہ کردی گئی ہیں۔ رائشٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) میں بہت سی ایسی درخواستیں پہونچی ہیں جن میں صلح کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ پیرس کمیونیک کہتا ہے کہ تمام محاذ پر گولہ باری کی گرم بازاری تھی۔ مگر وردون کے شمال کی جانب اُن کی بڑی شدت تھی۔ جرمنوں نے ارٹائیس پر دو سخت حملے کئے۔ فرانسیسی ہوائی جہازوں کے ایک بیڑہ نے ڈائنز کے شمال مغرب اور جنوب مشرق جانب میں سامان جنگ کے ایک انبارخانہ پر بم پھینکے۔ گزشتہ رات جرمن ہوائی جہازوں نے رنیول۔ ڈومبیل اور ننسی پر بم پھینکے۔ مگر بہت خفیف سا نقصان ہوا۔

ایک برطانوی سرکاری اعلان میں مرقوم ہے کہ ۲۶ ہوائی جہازوں نے ڈون کے انبارخانوں پر حملہ کیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ذخائر اور ریلویوں کو سخت نقصان پہونچایا۔ سارے جہاز صحیح سلامت واپس آگئے۔ توپ خانہ نے ہلک میں اور پیرس لحائنز کنال کی خندقوں میں شدت کی گولہ باری کی۔ ریڈنگم کے توپ خانہ کے مورچہ پر بھاری بھاری ہاونڈ توپوں نے بڑا بھاری تصادم برپا کردیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے ہمارے رقبہ کے شہروں پر متفرق یورشیں کیں۔ مگر کوئی فوجی نقصان نہیں ہوا۔ صرف چند ایک اہل شہر مارے گئے۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ سرکاری کاغذ راوی ہے۔ مشرقی افریقہ کی رزمگاہ کا جنرل سمٹس رپورٹ کرتا ہے۔ کہ ۱۸ فروری کو دشمن کے چار یوروپین دو سو دیسی سپاہ کے ایک دستہ نے یوگنڈا سرحد پر کیا کو کے نزدیک کچھیے کے مورچہ پر حملہ کیا۔ مگر ہماری طرف سے دو یوروپین اور ۳۵ دیسی سپاہ تھے۔ دشمن کے چار یوروپین اور ۵۳ دیسی کام آئے۔ اور دشمن فرار ہوگیا۔ ایک پوری مشین گن ۵۴ رائفلیں اور سامان جنگ کی ایک مقدار ہمارے ہاتھ آئی۔ ہماری طرف سے کوئی ہلاک نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۱ فروری (روسی مغربی محاذ) دشمن کے ہوائی جہازوں نے کریزبرگ کے شمال میں ریگا کے علاقہ میں بم کے گولے پھینکے اور توپ خانے بھی گولہ باری کر رہے تھے۔ جھیل سونچن کے نزدیک جرمنی کے دو انبارخانوں کو ہم نے برباد کردیا۔ ڈنائیسٹر میں ایک سرنگ اڑا کر ہم نے جرمن کی سرنگی قطار مسلح خندقوں اور تار کے پھندوں کو برباد کردیا۔

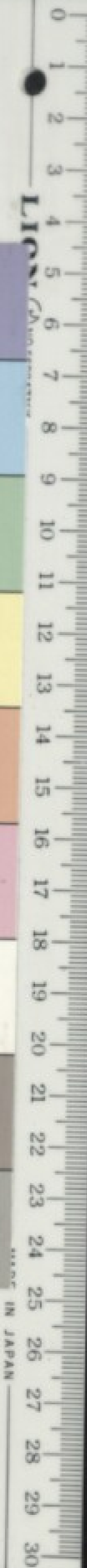
۲۱ فروری لنڈن۔ روما کا ایک کمیونیک مظہر ہے کہ وال لوگانا میں خفیف سی مٹھ بھیڑ ہوئی۔ اطالیوں نے وادیئے فیلا پر گولہ باری کی جہاں پر خاص فوجی اور باربرداری کی نقل و حرکت نظر آئی تھی۔ ایک آسٹروی ہوائی جہاز نے ان پر بم پھینکے مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ایضاً۔ آسٹروی ہوائی جہازوں نے ڈیسنزانو۔ سالو اور ٹریزو پر یورش کی۔ مگر خفیف سا نقصان ہوا۔ چار اشخاص مارے گئے اور ۱۲ زخمی ہوئے۔ یہ سب شہری تھے۔ فوجی نہیں۔

دہلی ۲۲ فروری۔ ۲۱ فروری کا تار مرسلہ سکرٹری آف سٹیٹ حضور ویسرائے کو حسب ذیل موصول ہوا۔

نائیگیریہ کا برٹش گورنر جنرل رپورٹ دیتا ہے کہ موراکی جرمن متعینہ فوج نے اطاعت قبول کرلی ہے۔ یوں کامرون کو اتحادی فوج کا فتح کرلینا مکمل ہوگیا ہے۔

روسی رپورٹ کرتا ہے کہ ہم نے موش اور اخلاط فتح کرلیا ہے۔ اور اب ترکی فوجوں کا تعاقب کررہے ہیں ارض روم کے شمال مشرق میں ۳۴ ویں ٹرکی ڈویژن کا بقایا بھی گرفتار ہوگیا ہے۔ ایک روسی دستے نے ارض روم پر حملہ کرتے ہوئے ۲۴۰ توپیں لے لیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ہمدردی

ہمدردی بڑی بھاری مجلسی طاقت ہے۔ اس کے بغیر سارے کام و کھاوا اور تمام عطیات ٹھوکر کا باعث ہیں۔ مگر حقیقی ہمدردی اتحاد اور میل ملاپ پیدا کرنے والی ہے۔ زندگی کی نا امیدیوں کی تلافی نہ تو قانون سے ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی مساوات سے۔ کیونکہ قانون عموماً جبری ہوتے ہیں۔ اور برائی اور شرارت کو روکنے کے لئے لازمی کو ہے۔ مگر بھلائی اور نیکی کو ترقی دینے میں بالکل قاصر اور نفی کا حکم رکھتا ہے مساوات کے طریقے سے لوگوں کے درمیان ایک قسم کی الی مردہ یکسانیت تو پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر وہ اتحاد اور اتفاق رونما نہیں ہو سکتا جس سے مجلس بنتی اور قائم ہوتی ہے۔ جو کچھ قانون اور انتظام سے نہیں ہو سکتا وہ ہمدردی کرتی ہے۔ سرمایہ اور محنت کے کام قانون سے نہیں چل سکتے کیونکہ جس قدر زیادہ قوانین ہونگے اسی قدر زیادہ پیچیدگیاں ہونگی۔ اور مخالفت اور مقابلہ بھی اسی قدر زیادہ ہوتا رہیگا۔ لیکن اگر محنت کرنیوالا دولت مند کے ساتھ ملکر اپنی ذمہ داریوں مشکلوں اور خطرات کا احساس اور ادراک کرے اور آقا اپنے ملازم کی کمزوری اور ناتوانی اور تکلیفوں کا لحاظ رکھے تو قوانین کم ہونگے اور ملکر کام کرنا اور کامیابی اور امن پیدا ہونگے اور قائم رہینگے۔ حقیقی اور سچی اور ترین عقل ہمدردی ہی زندگی کے تمام مجلسی تعلقات میں اصلی اور اعلےٰ ترین مجلسی عقدہ کشائی ہے۔ انسان مجلسی حیوان ہے اور اس کے لئے دیگر تمام امور سے بڑھکر باہمی ہمدردی کی اشد ضرورت ہے۔

مگر ہمدردی اور ترحم کو آپس میں آمیز نہ کر دینا چاہئے۔ ترحم بھلا اور رحمت آمیز ہے۔ مگر یہ تو اوپر سے نیچے کو بعض زور آور سے کمزور کو آتا ہے۔ خدا ان لوگوں پر رحم کرتا ہے۔ جو اس سے خوف کرتے ہیں۔ والد اگرچہ اپنے بچوں کے دلی اور طبعی طور سے واقف نہیں ہو سکتا تو بھی وہ ان پر ترس کھاتا ہے۔ اور ان کی مدد اور خاطر تواضع کے لئے مستعد اور کوشاں ہوتا ہے۔ رحم کرنا کے معنی ہے کسی کی خاطر احساس کرنا۔ مگر ہمدردی کے معنی ہے کسی کے درد کا ساجھی ہونا۔ ہمدرد ہونا۔ یعنی دوسرے کے ساتھ درد کا احساس کرنا۔ بھائی بھائی پر ترس نہیں کھا سکتا۔ مگر اس کا ہمدرد ہو سکتا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو دوسرے کا مورد ترحم بننا چاہتے ہیں۔ مگر آدمی جس قدر کہ زیادہ بڑے اور شریف ہوتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ایک دوسرے سے ہمدردی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمدردی کے معنی ہیں معقولیت ہم رونے والوں کے ساتھ روتے اور خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کرتے ہیں پس ہمدردی کے معنی ہے اپنے آپ کو دوسرے شخص کی جگہ پر رکھنا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم صرف غمزدوں ہی کے ساتھ ہمدرد ہو سکتے ہیں۔ بے شک یہ شریفانہ ہمدردی تو ہے مگر اسی کو ہمدردی نہیں کہتے۔ ہمدردی بڑے اچھے اچھے کام کرتی ہے۔ گرے ہوؤں کو مدد دیتی ہے اور ان کو اٹھا کھڑا کرتی اور مضبوط بناتی ہے۔ ہمدردی وہ تیل ہے جو سوسائٹی کی کل کے تمام پرزوں کو مرغن کرتی ہے۔ یہ دکھ درد غم کی مرہم ہے۔ اور جیتا بے دل کے لئے سرو پانی ہے۔ یہ ہمدردی کا ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہم خوشی کرنے والوں کے ساتھ خوشی کریں۔ انسانی زندگی کے دو ہی پہلو ہیں۔ اگر ہم انسان کی ہمدردی اس کے دکھ تکلیف میں کرتے ہیں اور اس کی خوشی میں شریک نہیں ہوتے تو یہ صرف ایک پہلو کی ہمدردی ہے ہم بالضرور دوسرے کی کامیابی اور فارغ البالی سے اپنے آپ کو بے تعلق کرتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہونا چاہئے۔ رسول کے فرمانے کے مطابق چاہئے کہ ہم رونے والوں کے ساتھ روئیں اور ہنسنے والوں کے ساتھ ہنسیں۔ جو لوگ یک طرفہ ہمدردی کرتے ہیں وہ بہت ہلکے اور کم فائدہ کے دوست ہیں۔ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو چاہتا ہو کہ میرا دوست میرے غم میں تو شریک ہو مگر میری خوشی میں شریک نہ ہو۔ حقیقی اور سنجیدہ ہمدرد اپنے ابنائے جنس کی ہر حالت میں شریک اور ہمدرد رہتا ہے۔ اور یہی ہمارے خداوند کی ہمدردی بھی تھی کہ وہ سوائے گناہ کے ہر بات میں آزمایا گیا اور کامل نکلا۔

موسیٰ کی وفات

موسےٰ کی وفات کا بائبل میں دس مرتبہ ذکر آیا ہے۔ "خداوند نے موسےٰ کو فرمایا کہ دیکھ تیرے دن آپہنچے کہ جن میں تجھے مرنا ہے" (استثنار ۳۱: ۱۴) "اس پہاڑ پر جس پر تو جاتا ہے مرجا اور لوگوں میں شامل ہو" (استثنا ۳۲: ۵۰) "کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد......" (استثنا ۳۱: ۲۹) "تو میرے مرنے

کے بعد کتنا زیادہ (آیت ۱۲،۳)... جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی (رائیفا ۳۳: ۱۲) اور موسیٰ اپنے مرنے کے وقت (۱۲ ام ہا) جب خداوند کا بندہ موسیٰ مر گیا" (ربیگو...) (۱۱) رفیرہ ۱۱:۱۱ لوو میں لکھا ہے کہ موسیٰ خود خیال کرتا تھا کہ میں نے تو صرف ہلکی سی خطا کی ہے۔ وہ بخشی جائے گی۔ کیونکہ دس مرتبہ بنی اسرائیل نے خدا کا غصہ بھڑکایا اور اُن کی سفارش سے وہ بخشے گئے جیسا کہ مسطور ہے اور خداوند نے فرمایا کہ میں نے تیرے کہنے کے مطابق معاف کیا"۔ مگر جب اس کو یقین ہو گیا کہ وہ بخشا نہ جائے گا تو اُس نے حسب ذیل درخواست کی۔

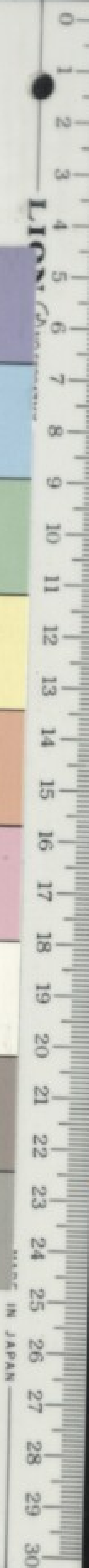
"اے عالم کے رب! بنی اسرائیل کی خاطر جو مصیبت میں نے اٹھائی اور جو کوششیں کیں وہ ظاہر ہے۔ اور تجھ پر نمایاں ہے۔ میں نے کس قدر کوشش کی کہ لوگ تیرا نام جانیں اور کہ وہ تیرے مقدس نام پر ایمان لاویں۔ اور تیری مقدس شریعت پر عمل کریں۔ یہ تیرے حضور پہنچی ہے۔ اے خداوند! جیسا کہ میں اُن کے دکھوں اور تکلیفوں میں شریک ہوا ہوں ویسا ہی اُن کی خوشی میں بھی حصہ دار ہونے کی اُمید کرتا ہوں۔ دیکھ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ اُن کی آزمائشیں ختم ہو جائیں گی جبکہ وہ موعودہ برکت کی سرزمین میں داخل ہونگے اور تو مجھے فرماتا ہے کہ تو اس یردن کے پار نہ جائیگا۔ آہ۔ ازلی اور ابدی بزرگ اور راست۔ اگر تو مجھے اس اچھی سرزمین میں داخل ہونے نہیں دیتا تو کم از کم اس دنیا میں تو زندہ رہنے دے۔ مگر خدا نے موسیٰ کو جواب دے کر فرمایا۔ اگر تو اس دنیا میں زندہ رہے ... والے جہان میں زندہ رہ سکتا ہے؟ ... نے جواب دیا اگر تو مجھے اس یردن کے پار جانے نہیں دیتا تو مجھے میدان کے جانوروں ہی کی طرح زندگی بسر کرنے دے۔ وہ سبزہ کھاتے اور پانی پیتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں اور دنیا کو دیکھتے ہیں۔ میری زندگی بھی انہی کی طرح ہو"۔ تب خداوند نے جواب دیا "اتنا تیرے لئے کافی ہے۔ اس مقدمے میں مجھ سے کچھ اور مت کہہ" (استثنا ۳: ۲۶) مگر پھر بھی موسیٰ نے عرض کی "مجھے ہوائی پرندوں ہی کی طرح رہنے دے جو صبح کو اپنی خوراک جمع کرتے ہیں۔ اور شام کو اپنے اپنے آشیانوں میں واپس چلے جاتے ہیں۔ میری زندگی بھی ویسی ہی ہو" اور خدا نے پھر فرمایا۔ "اتنا تیرے لئے کافی ہے۔ اس مقدمے میں مجھ سے کچھ اور مت کہہ"۔ تب موسیٰ کو یقین ہو گیا کہ میری موت مقررہ ہے۔ اور وہ بولا "وہ چٹان ہے۔ اس کا کام کامل اور اُس کی راہیں راست ہیں۔ سچائی کا خدا۔ صادق اور راست وہ ہے"۔ سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مر گیا"۔

مقدس نوشتے موسیٰ کی راستبازی پر گواہی دیتے ہیں "اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا"۔ آسمان روئے اور چلا اٹھے "نیکو کار شخص گذر گیا ہے۔ آدمیوں میں کوئی راستباز نہیں ہے"۔ جب یشوع نے اپنے دوست اور اُستاد کی تلاش کی۔ اور اُس کو نہ پایا۔ تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رویا اور پکار اُٹھا۔ "اے خداوند میری مدد کر۔ کیونکہ راستباز اب دنیا میں نہیں ہیں"۔ فرشتوں نے اعلان دیا۔ "وہ خداوند کے عدل کو عمل میں لایا۔ اور اسرائیل نے اُس پر اضافہ کیا اور اُس کی عدالت کو اسرائیل کے ساتھ عمل میں دیا"۔ اور وہ سب مل کر بول اُٹھے "وہ سلامتی میں داخل ہوتا وہ اپنے بچھونوں پر چین کرتے جتنے اپنے آگے سیدھے چلے جاتے تھے"۔ راستبازی کی یادگار مبارک ہے۔

جرمن کی محفوظ فوج

اخبار ٹیمیں میں کا نامہ نگار ڈے کرد یو لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کے پاس اس وقت صرف ۳/۴ ملین محفوظ فوج ہے۔ اور اب اس کی طاقت فوج قریب الاختتام ہے۔ ابتدائے جنگ میں جرمنی کے شمار کے مطابق ۹۳۰۰۰۰۰ آدمی ۱۹ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے فوجی خدمات کے لئے دستیاب تھے۔ وہی مضمون نگار لکھتا ہے کہ گزشتہ یکم جنوری کو جرمن کی فوجی طاقت حسب ذیل تھی:

مسلح آدمی ۴۵۰۰۰۰۰ - ۱۶ مہینوں کا نقصان بحساب ۲۰۰۰۰۰ ماہواری مساوی کرکے ۳۲۰۰۰۰۰ - سامان جنگ تیار کرنے والوں اور اُن لوگوں کی تعداد جو ملک کی ضروریات کے لئے اپنے ملک میں رہے ۷۰۰۰۰۰ - جرمنوں کی تعداد جو دیگر ممالک میں رکے ہوئے ہیں ۲۰۰۰۰۰ ہے کل میزان ۸۶۰۰۰۰۰ پس اصلی تعداد میں سے صرف ۷۷۰۰۰۰ آدمی باقی رہے۔ یہ تعداد اور اُن لوگوں کی تعداد جو زخموں سے اچھے ہو گئے ہیں۔ ملا کر کل وہ شمار ہے۔ جو جرمن کے پاس اس وقت محفوظ ہے۔ یہی نامہ نگار پھر کہتا ہے کہ اس وقت سے چار ماہ تک جرمنی اس کمی کو صرف اسی طرح پورا کر سکتا ہے۔ کہ ۴۵ اور ۵۰ سالوں کے درمیان کے ۴۰۰۰۰۰ یا ۵۰۰۰۰۰ آدمی میدان جنگ میں لائے۔ جو طبعی طور پر جنگ میں کام کرنے کے قابل ہوں۔ اور جو ابھی تک کسی فوجی خدمت سے بری الذمہ ہیں۔



ارض روم کی فتح — مغربی محاذ پر

جو جرمنی حملات ہو رہے ہیں۔ اُن کا خاص حال یہ ہے کہ غیر جانبدار دول خصوصاً مشرقی علاقہ پر دباؤ ڈالا جائے مگر ارض روم کے فتح ہو جانے سے اس نے اس سمت میں بڑا بھاری اثر پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ ارض روم ایشیائے خورد کی چابی ہے۔ اس کی فتح سے روسیوں کے لئے ایشیا کی جانب سے باسفورس کی سمت کو راہ کھل گئی ہے اور جب تبریز فتح ہو جائے گا۔ جس کی جلد فتح ہو جانے کی اُمید ہے۔ تو اس وقت بحر اسود سے میسوپوٹامیہ کے شمال مشرقی کنارہ تک اتحادیوں کے لئے کامل راہ کھل جائے گی۔

ارض روم کے فاتحوں کے علاوہ روسیوں کی دو فوجیں کوہ قاف میں ہیں۔ ایک تو بحر اسود کے ساحل پر اور دوسری علاقہ جھیل وان میں۔ روس نے جو چھ ہزار فیٹ کی بلندی پر قلعہ فتح کر لیا ہے۔ یہ اُن کے لئے بڑی بھاری فتح متصور ہوتی ہے۔ ۱۰ جنوری میں اس پر جنگ شروع ہوئی تھی اور جنرل جوڈینک نے ترکوں پر دباؤ ڈالنا شروع کیا اور ترکوں سے میلاذگرت خالی کروا لیا۔ جو ارض روم کے جنوب مشرق کو واقع ہے۔ اور ترکوں کو موش تک واپس کر دیا۔ اس کے بعد اُس نے کوپریکیم اور حسن قلعہ فتح کر لئے۔ یہ دونوں مقام کرس ارض روم کی بڑی سڑک پر واقع ہیں۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ ارض روم میں ۱۰۰۰۰۰ سپاہ معہ ۴۶۷ توپوں کے پناہ گزیں تھی۔ اور ہراول کے قلعوں میں ۲۷۳ توپیں اور عقب کے قلعوں میں ۲۰۰ توپیں تھیں۔ ارض روم خاص جگہ ہے کیونکہ یہاں جنگی خدمات کا مرکز اور سامان جنگ کا بڑا بھاری ذخیرہ ہے۔ اور اس کی فتح سے روسیوں کے لئے شمال کی جانب اور جنوب رستہ کھل گیا ہے۔ اس سے جرمن سلطان کی ساری مرادیں خاک میں مل گئیں ہیں۔ اور اُن کی تمام تجاویز رائیگاں گئیں۔ یہ تو ایک لازمی بات ہے۔ کہ ترکی لوگ اس نقصان کی تلافی کے لئے جان سے کوشش کریں گے۔ مگر روسی لوگ بھی اپنے مورچوں کو مضبوط اور محفوظ کرتے چلے جا رہے ہیں۔

اس جنگ میں جو ترکوں کا نقصان ہوا ہے اس کا پیٹروگراڈ میں تخمینہ لگایا گیا ہے کہ قلعوں پر حملہ سے پہلے تین ہفتوں میں ترکوں کا نقصان ۲۰۰۰۰۰ میں سے ۸۰۰۰۰ سپاہ کا ہوا ہے باقی ماندہ فوج میں سے صرف ۵۰۰۰۰ سپاہ کافی طور پر کام کرنے کے لائق ہے۔ اُن میں ۴۰ ہزار سپاہ کی تو شہر کے قلعوں کی حفاظت کے لئے ضرورت ہے۔ بیرونی عارضی مورچوں کو قائم رکھنے کے لئے میدانی فوج کے غیر مکتفی ہونے کے سبب سے قلعہ طول طویل آتشی سلسلہ سے برباد کر دیا گیا۔

ترکوں کے قلعہ کے اندر بھاگ جانے سے پہلے ارض روم کے سامنے بڑی بھاری خونریز جنگ ہوئی۔ واپس جاتا ہوا دستہ نے جرمن بارچی خانوں کے میدان کو بچانے کے لئے بڑا فکر مند تھا۔ اس لئے اس کو ایک مربع کی شکل میں انہوں نے فراہم کر لیا۔ مگر روسی توپوں نے اُن کو ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ اور جب پیادہ فوج نے اُس پر دھاوا کیا تو دیکھتے ہیں کہ بیچارے بھوکے ترک شوربہ چاٹ رہے ہیں۔ ارض روم کے جنوب مشرقی پہاڑی پر ترکی باقاعدہ فوج کا ایک گروہ تھا وہ فوج سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ اس لئے اُس نے اگلی صبح کو مطیع ہونے کا وعدہ کر دیا مگر صبح کے وقت کوئی نشان اطاعت کا نظر نہ آیا۔ روسی بڑی ہوشیاری کے ساتھ قلعہ مذکور پر چڑھ گئے اور دیکھا کہ محصورین مردہ پڑے ہیں۔ قلعہ کے ارد گرد کے پہاڑوں پر سردی سے مری ہوئی فوج کی لاشیں جابجا منتشر ہیں اور سامان جنگ اور دیگر اشیاء کے انبار بکثرت پڑے ہوئے ہیں۔

ارض روم کے بیرونی قلعے جن کا ذکر ہو چکا ہے کہ ۱۵ و ۱۶ فروری کو سر ہو گئے وہ سب کے سب برفانی خطہ کے اوپر کو واقع ہیں۔ سائبیریا کی فوج نے جو بارہ میلوں میں پڑی تھی گھیر ڈال کر ان سب قلعوں کو گھنٹوں میں فتح کر لیا۔ اختتام جنگ میں روسی بے تاب ہو گئے۔ جس سے ترکوں نے خیال کیا کہ جنوب کی طرف سے ایک دستہ جو آنے والا تھا بہت جلد آ جائیگا اسی طرح بحر اسود کے ساحل پر روسی بڑے سرگرم کارزار تھے۔ اسی اثنا میں ایک بڑی فوج جو خصوصاً اہل سائبیریا کی تھی برفانی طوفان کے درمیان کئی دنوں تک دھاوا کرتی ہوئی آ پہونچی۔ اور شہر کے شمالی کناروں کو پریشان کر کے اُن پر قبضہ کر لیا پھر عقب کے دو بالکل شمالی قلعوں کو فتح کر لیا۔ اور قلعوں کی مشرقی قطار کے پیچھے جن کا رُخ مشرق کی جانب ہے پل پڑی اور ۲۴ گھنٹوں کے اندر ساتوں قلعے لے لئے۔

جس قدر مال غنیمت کے لے لئے جانے کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ارض روم کے قلعوں کی پہلی قطار کے سر کرنے میں

۵ توپیں لے لی گئیں۔ اور قلعہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر جو شمالی قلعے تھے اُن میں سے ایک قلعہ کے نزدیک ۱۴۵۲ سپاہی قید کرنے گئے شہر بہت سی جگہوں میں آگ سے جل رہا ہے۔ اسیران جنگ اور مال غنیمت کی فہرستیں بن رہی ہیں۔

موش اور اخلط کی تسخیر

ہارے ہوئے اور شکست یافتہ ترکوں کا تعاقب

روسی بڑی بالا دستی سے کر رہے ہیں اور فتح پر فتح کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ارض روم کی فتح سے پہلے اعلان کر دیا گیا تھا کہ ترکی فوج کے ایک حصہ نے اپنے آپ کو موش کے قلعہ میں محصور کر لیا ہے۔ اور توقع کیجاتی ہے کہ ہم اس دوسرے قلعہ کو بھی جلد فتح کریں گے۔ چنانچہ نتیجہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ قلعہ فتح ہو گیا اور بہت سے آدمی اسیر کئے گئے۔ اور ہر قسم کی اشیا کے ذخائر پر قبضہ کر لیا گیا۔ شہر موش فوجی نقطۂ خیال سے ایک خاص شہر ہے۔ مگر گھر یہاں کے جیسا ارض روم اور دیگر مضافات کے شہروں کے اچھے نہیں ہیں۔ گلی کوچے ٹیڑھے میڑھے۔ اور اُن کا فرش بالکل خستہ خراب ہے۔ اور کل شہر اور اردگرد کی جگہیں نہایت ہی غلیظ اور گندی ہیں باوجود ان کے یہ شہر گریگورین اور رومن کیتھولک آرمینین پشتوں کی آماجگاہ ہے۔ گردو نواح کے دیہات زرخیز ہیں اور تاکستانوں کی اُن میں کثرت ہے۔ یہی صورت شہر اخلط کی بھی ہے جو نمرادنغ پہاڑوں کے دامن میں واقعہ ہے اور جس کو روسیوں نے حال میں ہی موش کے ساتھ فتح کیا ہے۔ یہ شہر بطلیس سے ۳۰ میل میں شمال مشرق کو واقع ہے۔ اس علاقہ میں انگور اور دیگر میوہ جات کے درخت بکثرت ہیں۔ مگر شہر خود ادنیٰ درجہ کا ہے۔ اور آرمینیہ کے قدیم بادشاہوں کا مسکن رہ چکا ہے۔ ان دو مرکزوں پر قبضہ ہو جانے کے سبب سے روسی ترکوں کی شکستہ فوج کی ترمیم کو خاطر خواہ بند کر دینے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اور روسیوں کا دوامی طور پر عجلت کے ساتھ جنوب کی جانب بڑھتے جانا اس امر کی دلیل ہے کہ خاص میسوپوٹامیہ میں اُن کا بڑا بھاری اثر پیدا ہو جاویگا

بیالیس کروڑ پونڈ کی تحریک

۲۱ فروری کو مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم نے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے بیالیس کروڑ پونڈ کی تحریک کی۔ اس وقت خزانہ میں ۱۰۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ موجود ہے۔ جس سے ۱۰ مارچ تک پبلک سروس کا خرچ چل سکیگا۔ میعاد جنگ جیسا کہ پیش بینی کی گئی تھی۔ اس سے زیادہ بڑھ گئی ہے (تخمینہ) ۴۳۰۰۰۰۰ پونڈ کے یومیہ خرچ میں ماہ ستمبر سے کچھ فرق نہیں ہوا۔ اور ماہ نومبر سے فوجی اور بحری اور سامان جنگ کی تیاری پر ہیں ۴۰۰۰۰۰ پونڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اتحادیوں اور سلطنت ہائے محروسہ کو جو قرضہ دیا گیا۔ اس کا میزان ۱۶۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہے۔ مگر یہ رقم اس ۴۲۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی پیشگیوں سے علیحدہ ہے جو بینک آف انگلنڈ نے گورنمنٹ کو دی ہیں۔ ہمارا یومیہ خرچ فوج اور محکمہ جہازرانی اور سامان جنگ پر ۴۳۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ آخر میں مسٹر اسکوئتھ نے کہا کہ آئندہ سال کے لئے جو ووٹ ہے۔ اسکو ملا کر مصارف جنگ کا کل خرچ ۲۰۵۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہونگے۔ اس نے اسباب پر بھی زور دیا کہ فوجی اخراجات میں کفایت شعاری حتی الوسع کی گئی ہے اور اس امر کا یقین دلایا کہ یہ روپیہ جنگ کے فوری ضروری اخراجات کے لئے مخصوص ہوگا ہاؤس آف کامنز نے اس ووٹ کو منظور کر لیا ہے

ارض روم کی فتح کا اثر

موش اور اخلط پر جو صدمہ ترکوں کو پہنچا ہے اس کا بڑا بھاری اثر ایک یہ ہے کہ آرمینیہ اور میسوپوٹامیہ میں جو عثمانی فوج ہے۔ اُن کے درمیان باہمی تعلق بالکل قطع ہو گیا۔ اور اس کے یہ معنی ہیں کہ ارضی جانب سے دوسری جانب تک ترکوں کو شکست فاش ہوئی ہے۔ روسی لوگ ابھی تک دریائے فرات کے بالائی حصوں میں ابھی تک پورا پورا قبضہ رکھتے ہیں۔ اور اُن کی تازہ ترین فتح جس سے کہ بالائی دجلہ میں اُن کا قبضہ ہو گیا ہے اُس سے اُن برطانوی فوجوں کو بڑی بھاری مدد ملجائے گی جو میسوپوٹامیہ میں ہیں۔ موش سڑکوں کا ایک خاص مقام اتصال ہے۔ اور یہاں دیگر سامانوں اور فوجی تعلیم کا خاص اور بڑا مرکز ہے۔ اُس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انور پاشا ایک بڑا بھاری لشکر لے کر ارض روم کی جانب عجلت کے ساتھ روانہ ہو رہا ہے روسیوں نے ترکوں کا تعاقب کرتے ہوئے ۲۵۴۰ سپاہی اور چھ توپیں اور سب سامان جنگ اور دیگر اشیاء کی بڑی بھاری مقدار غنیمت میں حاصل کر لیا۔





مُراسلات

احمد شاہ کا عمدہ فیصلہ

گیارھواں باب

صلیب سے جلال تک

اُس روز شام کے وقت جب شاہنشاہ حسین اور اُس کی والدہ اکیلے بیٹھے تھے تو اُس نے ماں سے پوچھا کہ میری آرزو بر آنے کی کوئی اُمّید ہے یا نہیں۔ ماں نے جواب دیا "بالکل نہیں" بہتر ہے کہ تم اس خیال سے دست بردار ہو جاؤ۔ علاوہ بریں میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ اور ملکہ کو تمہاری دُلہن بنانے کی مجھے مطلق آرزو نہیں رہی۔ میں تو کوئی ایسی چپ چاپ اور حلیم لڑکی پسند کروں گی جو سب باتوں میں میری فرمانبرداری کرے۔ مجھے ایسی خود پسند اور مغرور بہو نہیں چاہئے جو اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ عقلمند خیال کرتی ہے۔ ملکہ مسیحی ہونے کے سبب سے بالکل بگڑ گئی ہے۔ پس میں نے اُس کی طرف سے اپنے ہاتھ دھو لئے ہیں۔ اور پھر اُس کی صورت دیکھنا نہیں چاہتی۔"

شاہنشاہ حسین اپنی تدابیر کی ناکامیابی پر بہت ہی مایوس ہوا لیکن اُن سے دست بردار ہونے کو بالکل تیار نہ تھا۔ اگر اُس کی والدہ ملکہ کو ترغیب دینے میں کامیاب نہ ہوئی تو اس سے یہ نتیجہ کیوں نکالا جائے کہ وہ خود بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ چنانچہ اُس نے ارادہ کیا کہ میں خود کوشش کر کے دیکھوں گا۔ کہ میری پُرانی دوست میری مرضی پر عمل کرتی ہے کہ نہیں۔ ایک لڑکی کا اس طرح اپنی رائے پر جمی رہنا بالکل بے معنی اور نامعقول بات ہے۔

احمد شاہ اپنی ماں اور بھائی کے ارادوں اور آرزوؤں کے بارہ میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ وہ بھی اس ملاقات پر اُمّیدوں کے پل باندھ رہا تھا کیونکہ وہ خیال کرتا تھا کہ اس کا نتیجہ دونوں خاندانوں میں باہمی میل جول اور دوستی ربط ضبط ہوگا۔ اُس نے بھی اپنے خیال کے مطابق گفتگو شروع کی لیکن ماں کا جواب سنکر نہایت حیران ہوا۔ کیونکہ فہمیدہ بیگم نے کہا "یاد رکھو پھر کبھی اِس بات کا نام تک نہ لینا۔ تمہارے والد سچ کہا کرتے تھے جہاں تک ہو سکے اِن مسیحیوں سے دُور ہی رہنا بہتر ہے۔ میں یہاں آنے سے پشیمان ہوں اور پھر واپس چلی جانے کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔"

اِس پر احمد شاہ نے کہا۔ لیکن یہ کیوں؟ کیا ہوا؟ آپ نے دفعتہً کیوں ارادہ بدل لیا؟"

ماں نے جواب دیا "ہوا تو کچھ نہیں لیکن میں نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ملکہ مسیحی ہونے سے بڑی ڈھیٹھ اور خود پسند بن گئی ہے اور آئندہ کو میں اُس سے کچھ واسطہ نہیں رکھنا چاہتی ہیں اُمّید کرتی تھی کہ اب وہ سیانی ہو گئی ہے۔ اپنی بے وقوفی کو سمجھ کر پیچھے دین کی طرف واپس آئیگی۔"

احمد شاہ سمجھ گیا کہ اس میں ہاشمی آمان کا زیادہ قصور ہے۔ اور جب اُس نے یہ سُنا کہ ملکہ کو واپس لانا مشکل ہے تو اُسے کچھ تعجب نہ ہوا۔ فہمیدہ بیگم کیا جانتی تھی کہ مسیحی ہونا کس کو کہتے ہیں۔ پس احمد شاہ نے صاف کہہ دیا اچھا آمان جان آپ جو چاہیں سو کریں۔ لیکن اب میں بھی چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔ میں بھی جو مناسب سمجھوں گا کروں گا۔ اور میں تو یہ وعدہ نہیں کر سکتا کہ اپنے چچا اور چچیری بہن سے کچھ واسطہ نہ رکھوں گا۔ اگرچہ وہ مسیحی ہیں تو بھی اُنہوں نے ہم کو ہر طرح سے اچھا نمونہ دکھلایا ہے۔ جو کچھ میں اُن سے سیکھ سکتا ہوں ضرور سیکھوں گا آپ اگر واپس جانا چاہیں تو چلی جائیں۔ لیکن میں تو یہیں رہوں گا۔"

فہمیدہ بیگم ایسی باتیں کہاں برداشت کر سکتی تھی؟ چنانچہ اُس نے نہایت خفگی سے کہا "اچھا میں کہہ گئی۔ لڑکی کے خوبصورت چہرے نے تم کو لُبھا لیا ہے۔ اور وہ مسیحی ہو یا غیر مسیحی تم اُسی سے شادی کرنا چاہتے ہو تم جو کچھ چاہتے ہو کرو لیکن یاد رکھو کہ وہ ہرگز ہرگز میری بیٹی نہیں ہوگی۔ اور اُس وقت سے فقط شاہنشاہ حسین میرا ایک ہی بیٹا ہوگا۔ اب میں پھر تم کو تمہارے والد کا حکم یاد دلاتی ہوں کہ میرے روبرو اُن دونوں مسیحیوں کے نام کبھی زبان پر نہ لاؤ۔" یہ کہہ کر وہ زار زار رونے لگی۔

فہمیدہ بیگم نے پہلے اپنے گھر کو واپس نہ گئی اور دوسرے روز اُس کا آزردہ دل کسی قدر بحال ہو گیا۔ اگرچہ وہ اپنے بڑے بیٹے سے صاف ناراض معلوم ہوتی تھی۔ تو بھی زبان سے اور کچھ نہ کہا۔

جب سے احمد شاہ بورڈنگ ہاؤس چھوڑ کر گھر رہنے لگا وہ اس تبدیلی سے بہت پشیمان تھا۔ بورڈنگ ہاؤس میں فیروز خاں کے ساتھ اکیلے پڑھنا بہت آسان تھا۔ اب قریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ تنہائی اور شور و غل سے رہائی نصیب نہیں ہوتی تھی پس وہ نہایت آرزومند تھا کہ ماں کی رضامندی حاصل کر کے پھر بورڈنگ ہاؤس میں واپس چلا جائے اس نے دفعتہً اجازت نہ مانگی۔ بلکہ رفتہ رفتہ اس کام کو شروع کیا۔ پہلے تو اُس نے یہ طریقہ اختیار کیا

کہ تعطیلات کو گھر آتا اور پھر ہر ہفتہ کے آخر میں آنے لگا۔ آخرکار وہ ماں کو بتلائے بغیر ہی پھر بورڈنگ ہوس میں رہنے لگا۔ ماں نے غالباً اس لئے بھی اس کی چنداں فکر نہ کی کہ دونوں بھائی اتفاق سے اکٹھے نہ رہ سکتے تھے۔ احمد شاہ ہمیشہ شاہنشاہ حسین کو اس کی سستی اور بیکاری پر ملامت کرتا تھا۔ اور اس سے رفتہ رفتہ دونوں بھائیوں میں ناموافقت پیدا ہو گئی تھی اور ماں جو کہ شاہنشاہ حسین کو زیادہ چاہتی تھی اس جدائی سے خوش تھی۔

ملکہ کے آنے کے چند روز بعد شاہنشاہ حسین ماں کو بتلائے بغیر ہی اپنے چچا کے گھر گیا۔ وہاں اس کے ساتھ ایسا اچھا سلوک نہ ہوا جس کی اُسے اُمید تھی جب امیر علی نے پوچھا کہ کیا تم اپنی اماں سے اجازت لیکر آئے ہو تو اُس نے فوراً جواب دیا کہ "نہیں"۔ اس پر امیر علی نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اُن کی اجازت کے بغیر نہ آیا کرو۔ اس سے شاہنشاہ حسین پیچ و تاب کھانے لگا اور جب نظر بھر کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ملکہ اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی ہے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر چلا آیا اور اب سے اس کا دل ملکہ کی طرف سے ہٹتا گیا۔

احمد شاہ نے بورڈنگ میں واپس آنے کے بعد اتوار کے روز اپنے دوست سے کہا کہ آؤ ہم پھر انجیل پڑھنا شروع کریں۔ فیروز خاں نے کہا مجھے تو پڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ میں آپ کی غیر حاضری میں آخر تک پڑھ چکا ہوں۔ لیکن میں آپ کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے سترھواں باب پڑھنا شروع کیا۔ اور شروع ہی میں یسوع مسیح کی صورت کی تبدیلی کا بیان تھا۔ جس بادشاہ نے اپنی آسمانی شان و شوکت کو چھوڑا تھا وہ پھر اپنے شاگردوں کی حیرت زدہ آنکھوں کے سامنے اپنے آسمانی جلال میں ملبّس نظر آیا۔ دونوں نوجوانوں نے اقرار کیا کہ اس سے پیشتر ہم نے کسی کا ایسا بیان نہیں پڑھا۔ بیشک حضرت عیسےٰ میں کوئی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے وہ تمام دیگر بنی آدم سے نرالا تھا۔ یہاں تک کہ جب اُنہوں نے یہ الفاظ پڑھے۔ "کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ تم اُس کی سنو۔" تو اس سے بھی کچھ اُن کو حیرت نہ ہوئی۔ بلکہ اس کلام کو اُنہوں نے آسمانی سرویا کا ایک حصہ خیال کیا۔ آگے پڑھتے وقت کہنے لگے کہ اس وقت سے خداوند نے اپنی موت اور جی اٹھنے کا ذکر کرنا شروع کیا۔ عجیب معلوم ہوتا تھا کہ ایسا جوان آدمی اپنی موت کا خیال کر رہا تھا اور اس کا کوئی سبب نظر نہیں آتا تھا کہ کوئی اس کی موت کا آرزومند ہوتا۔ کیونکہ وہ تو اپنی تمام زندگی نیکی کرنے میں صرف کر رہا تھا۔ ایسا اور کون تھا جس نے اس کی مانند بڑے بڑے کام کئے۔ اور مردوں کو زندگی اور بیماروں کو تندرستی بخشی؟ بے شک لوگ اپنے فائدہ کا خیال کر کے ہرگز اس کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔

فیروز خاں نے کہا "اگر وہ مُوا تو بیشک اس لئے تھا کہ وہ مرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ اس بات کو اور لوگوں سے بہت پیشتر سے جانتا تھا۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ ابن آدم خدمت لینے کو نہیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتوں کے لئے کفارہ میں دے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ابتدا ہی سے موت کا خیال اس کی نظر کے سامنے تھا۔"

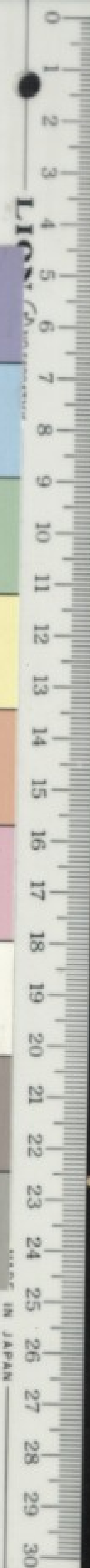
وہ ابواب جن میں خداوند نے تمثیلوں میں تعلیم دی ہے کہ اس کی دوسری آمد بے عزتی اور خاکساری کی حالت میں نہیں بلکہ قدرت و جلال کے ساتھ ہوگی۔ نہایت غور و اشتیاق کے ساتھ پڑھے گئے اور چھبیسویں باب کے آخر تک پڑھکر فیروز خاں نے کتاب بند کر کے کہا "صاف ظاہر ہے کہ ہم کو ایک حقیر و غم زدہ آدمی کی پیروی کی دعوت نہیں دی جاتی بلکہ وہ کامرانہ خداوند ہے جو اپنی دوسری آمد کے وقت بادشاہ اور حاکم کے تخت پر سرفراز ہوگا!"

احمد شاہ نے کہا اس بات کا یقین کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ ہم حضرت عیسےٰ کا حال پڑھ رہے ہیں کیونکہ کسی اور پیغمبر کے بیان میں ایسے الفاظ مطلق نہیں ملتے۔ کیا مسیحیوں کا یہ دعوےٰ سچ ہے کہ حضرت عیسےٰ تمام دیگر انبیاء سے بزرگ تر ہیں؟

فیروز خاں نے کچھ دیر تک سوچ کر جواب دیا اور کہا "آپ نے ابھی آخر تک نہیں پڑھا۔ پہلے سب پڑھ لیجئے پھر دیکھیں آپ کیا خیال کرتے ہیں۔" فیروز خاں ابھی اس بات کا اقرار کرنے کو تیار نہ تھا کہ اس پر انجیل کے مطالعہ سے کیا تاثیر ہوئی اور چاہتا تھا کہ اس کا دوست بھی تعصب سے خالی دل کے ساتھ آخر تک پڑھ جائے۔ جن دنوں میں احمد شاہ نے انجیل کے آخری ابواب کو پہلی مرتبہ سنا وہ اُنکو کبھی نہ بھولا۔ اب پھر اتوار کی شام تھی اور اس روز اُن کو زیادہ پڑھنے کا موقع ملتا تھا۔ پہلے ابواب میں جو اشتیاق پیدا ہو گیا تھا۔ اب وہ وحشت میں تبدیل ہو گیا۔ کیونکہ اب وہ دیکھنے لگے کہ وہ جو تمام بنی آدم میں بزرگ و اشرف اور بہت ہی پاک تھا۔ رنج و غم اور ذلت کی گہرائی میں اترنے لگا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ جس کو خائنت وجہ کی دشمنی بھی اس کو مجرم ثابت نہ کر سکی وہ مصلوب ہونے اور مارا جانے کے لئے لوگوں کے حوالے کر دیا گیا تو اس بے انصافی سے ان کا غضب بھڑک اٹھا۔

احمد شاہ بول اٹھا "لیکن اگر وہ اپنے آپ





کو بچانا چاہتا تو ضرور بچا سکتا تھا"۔

فیروز خاں نے کہا اس میں بھی تو زیادہ حیرت کی بات ہے۔ بے شک وہ اپنے آپ کو بچانا نہیں چاہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے صلیب کو اپنے سامنے دیکھا اور سیدھا اُس کی طرف بڑھا چلا گیا۔ دوسروں کے لئے یہ امر تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے۔ لیکن اُس کی نظر میں یہ کوئی تعجب کی بات نہ تھی"۔

احمد شاہ نے کہا لیکن اس نے ایسا کیوں کیا؟ اگر آدمی اپنی زندگی بچا سکتا ہے تو ضرور ہی بچانے کی کوشش کریگا"۔

فیروز خاں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اُس کے دل پر نور چمک رہا تھا۔ لیکن وہ اپنے خیالات کو الفاظ میں ظاہر کرنے میں قاصر تھا۔ احمد شاہ کے اس قول سے کہ اگر آدمی اپنی زندگی بچا سکتا ہے تو ضرور بچانے کی کوشش کریگا۔ بیشک اُس کے دل میں ایک سوال پیدا ہو گیا۔ لیکن اس آدمی نے اپنے بارے میں خود کہا تھا۔ اس کے بعد تم ابن آدم کو خدا کے دائیں بیٹھا اور آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھو گے"۔

صلیب اُس کے سامنے تھی۔ صلیب سے آگے اُسے جلال دکھائی دیتا تھا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ محض انسان تھا؟

اس عجیب موت کا بیان ختم ہوا۔ احمد شاہ پر اس سے عجیب تاثیر ہوئی اور اُس نے یہ رائے پیش کی کہ آگے نہ پڑھیں۔ لیکن فیروز خاں نے کہا۔ اب فقط ایک ہی باب باقی ہے بہتر ہے کہ ہم اُسے بھی پڑھ لیں"۔

فقط ایک ہی چھوٹا سا باب باقی تھا۔ لیکن اُس سے بڑا نتیجہ نکلا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔

اگر یہ بیان صلیب ہی پر ختم ہو جاتا تو تمام بنی آدم کی اور ہی حالت ہوتی۔ آخری باب میں اُس شخص کی خالی قبر کا بیان کیا جو مر گیا تھا۔ لیکن اب پھر زندہ تھا جس آواز نے اکثر کہا تھا مت ڈرو۔ اب پھر یہ تسلی بخش الفاظ کہتی ہوئی سنائی دیتی تھی مت ڈرو۔ وہ جو مرنے کے لئے کوہ کلوری کی طرف گیا تھا اب اپنے شاگردوں سے ملاقات کرنے کو گلیل کی طرف جا رہا تھا۔ پھر وہ آخری نظارہ پیش آیا جبکہ ممسوح خداوند نے اپنے پیروی کرنے والوں کو آخری حکم دیا اور اُسی وقت ایک عجیب تقریر کی اور ایک وعدہ بھی فرمایا۔ چنانچہ اُس نے فرمایا۔ زمین و آسمان کا تمام اختیار مجھ کو دیا گیا ہے پس تم جاؤ اور تمام قوموں کو تعلیم دو اور باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور جن چیزوں کا میں نے تم کو حکم دیا اُن سب کی محافظت کرنے کی اُن کو تعلیم دو۔ اور اُس کا قیمتی وعدہ یہ ہے۔ دیکھو میں زمانے کے آخر تک تمہارے ساتھ ہوں"۔

جنگ مقدس بنگہ

مورخہ ۲۲ و ۲۳ جنوری ۱۹۱۶ء کو موضع بنگہ میں ایک مسیحی جلسہ ہوا۔ جو پادری گرلکنا تھ صاحب اور نبی بخش منیجر کی محنت سے فراہم ہو گیا۔ جس میں سب علاقہ کے کارندے۔ اور پادری فرنیڈ جے نیوٹن صاحب اور باہر دیہات کے مسیحی حاضر تھے۔ منشی نبی بخش نے اس جلسہ کے فراہم کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا تھا کیونکہ اُن کی کوشش سے بنگہ میں چالیس بپتسمہ ہوئے۔ اس جگہ پہلے سفیدیاں کا تخت تھا۔ اب یسوع خداوند نے اپنی ایک منڈلی قائم کی ہے۔ ان مزید نو مرید مسیحیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ جلسہ منعقد ہوا۔ منشی نبی بخش نے پیشتر سے اشتہار دے رکھا تھا کہ اگر کسی صاحب نے بحث کرنا ہو تو تشریف لاویں۔ چنانچہ اشتہار مذکور نے قادیانی بھائیوں کو اس قدر ابھارا کہ اُن کو انجیل شریف کی تحریف یا منسوخی کی تو نہ سوجھی بلکہ انجیل شریف کی درحقیقت نیستی اُن کے ذہن شریف میں آئی۔ پہلے دن بعد دعا بندگی کے شہر میں نگر کیرتن ہوا۔

ہمارے شہر میں بھائی لوگوں نے جگہ جگہ منادی کی۔ واپس آنے پر تھانہ بنگہ کے سامنے میدان جنگ شروع ہوئی۔ اس جلسہ میں میر مجلس پادری فرنیڈ جے نیوٹن صاحب تھے۔ پہلا لیکچر بندہ کا تھا جو مسیح کے کفارہ پر تھا۔ مسیح کے کفارہ سے اس کی الوہیت کا ثبوت دیا۔ موقع دیا گیا کہ کوئی صاحب اس پر اعتراض کرے مگر کسی صاحب نے اعتراض نہ کیا۔ اسی دن دوسرا لیکچر مسٹر ایم این بوز صاحب پلیڈر کپور تھلہ کا تھا۔ اُنہوں نے ثابت کیا کہ از روئے قرآن انجیل منسوخ و تحریف نہیں ہوئی۔ بلکہ قرآن اس کی شہادت دیتا ہے۔ اُنہوں نے اس کو بہت اچھی طرح سے ثابت کیا۔ آخر کار جب اُنہوں نے اپنی تقریر کو ختم کیا تو مرزا صاحب کے مریدان کے مصافحہ کو اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فریق ثانی بھی سہمے (؟) تھے۔ پہلے روز قریب دس ایک مولویوں نے اپنی انجیل اور ٹرکٹ پیر (؟) گرم کیا۔ مسٹر بوز صاحب کی تقریر میں سے جو مولوی قادیانی نے چٹکیاں لیں۔ اُن میں افضل اور اعلےٰ پہلی انجیل کے وجود کا عدم تھا۔ مولوی صاحب نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ انجیل کوئی کتاب ہی نہیں۔ بلکہ یہ ایک خوشخبری کا نام ہے۔

اور موجودہ انجیل مسیح کی زندگی کا تواریخی بیان ہے یہ الہامی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ محض تاریخ ہے۔ بڑی دیر کی بحث کے بعد جلسہ کے وقت نے خیرباد کہی تمام

مگر جب اس میدان کو ناکامیابی ہوئی۔ تو دوسرے روز انہوں نے رات ہی رات کر بڑی کوشش سے اور مولویوں کو بلایا۔ جو ان کی نگاہ میں جید مولوی تھے۔ دوسرے روز میدان بہت گرم تھا۔

پادری ہینری گولکناتھ صاحب نے رد تناسخ پر لیکچر دیا۔ موقع دیا گیا کہ کوئی صاحب اعتراض کرے۔ مگر ہاں کسی آریہ بھائی نے اعتراض نہ کیا۔

چونکہ پہلے روز فریق ثانی کہہ گیا تھا کہ پھر میدان جنگ میں مصاف آرائی کا موقع ملیگا۔ اس لئے اس دعوے کی ایفائی کے لئے قادیانی گروہ موجود ہی بیٹھا تھا۔ حسب اجازت جناب صدر انجمن صاحب بولنے کے لئے آمادہ کیا گیا۔

پہلے مسٹر ہوز صاحب نے پہلے روز کی گفتگو میں سے جو نتیجہ نکالا تھی ان کا اعادہ کیا کہ کسی طرح سے بحث میں غلطی واقع نہ ہو۔

اس پر جناب مولوی عبداللطیف جو مرزا کے گرویدہ تھے سب پر نیستی کا پانی پھیرا۔ یعنی انجیل کو کتاب کہنے سے قطعی انکار کیا۔ مگر صاحب موصوف بھول گئے کہ زبور اور توریت جس زمرہ میں کتابیں کہی گئی ہیں اس فہرست سے انجیل کو کتاب نہ کہنا لفظوں کا کرتب نہ تھا۔ ان کی زبان مبارک سے جو آیات قرآنی پیش کردہ تھیں۔ انہوں نے خود یہ کہکر کہ اگر یہاں تمہاری تشریح ہمارے لئے بس نہیں [illegible] انجیل کا دم بھرتی ہیں اور انجیل کو کتاب [illegible] مانتی ہیں اور ہماری خلاصی تب ہوتی ہے۔ اگر [illegible] اس میں نجات پیش کیگئی ہے۔ ہماری مدد [illegible]

آخرکار بڑی دیر کی بحث کے بعد سامعین نے خود فیصلہ کر پایا کہ اب قادیانی صاحب کے کندھوں پر اٹھانے والا تھیں مناسب نہ تھا کہ تم تناسخ کے بندوں سے بحث کرنی شروع کرتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہان میں سچائی کی دھاک بٹھا رکھی ہے۔ اور جنہوں نے اپنی جانیں خداوند یسوع پر نثار کر رکھی ہیں۔ یہ خود سامعین کا فیصلہ ہے۔ آخرکار ان کی ناکامیابی نے صدر انجمن سے دست بستہ درخواست کی کہ وقت کو اور زیادہ کیا جاوے۔ مگر چونکہ رات کا اندھیرا ہوتا جا رہا تھا اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ مجلس برخاست ہو۔ شہر میں دھوم مچ گئی کہ انہوں نے بڑی زک اٹھائی۔

رات کو دعا بندگی کے بعد پادری گولکناتھ صاحب نے درخواست کی کہ راہوں میں بھی منجی کا نام روشن کیا جاوے یہ درخواست منظور ہوئی۔ صبح راہوں جانے سے پیشتر اہل سنت جماعت کے ایک بزرگ مولوی نے اور قصبہ بنگہ کے ڈاکٹر صاحب نے اپنے الفاظ میں یہ فرمایا کہ انجیل کو کوئی کتاب نہ کہے تو از روئے قرآن کافر ہے۔ اور اس بحث نے ڈاکٹر صاحب کو قادیانی گروہ میں شامل ہونے سے بچایا۔

۲½ بجے دوپہر کی گاڑی سے گاتے بجاتے راہوں پہونچے۔ راہوں کے مسیحی بھائیوں نے انھوں میں پھولوں کے ہار لے کر ان مبشروں کا استقبال کیا۔ اور ان کے چہروں سے ایسی خوشی ٹپکتی تھی کہ ان کا دل بہت ہی مسرور ہو رہا ہے۔ اور وہ بہت ہی مشتاق تھے کہ انجیل سنیں اور مسیحی بھائیوں کو ملیں بازاروں میں نگرکیرتن کیا۔ جگہ جگہ کلام سنایا گیا۔ اور اشتہار دیا گیا کہ اے شہر کے رہنے والو اپنے اپنے شکوں کو دور کروانے کے لئے بھائی رلا رام مشنر کے مکان پر تشریف لاویں۔ بھائی رلا رام نے اپنے مہمانوں کا اچھی اور کافی طور سے کھانے پینے کا انتظام کیا۔ اور ہمارے مسیحی بھائیوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ رات کو مسیحی بھائیوں کے گھروں پر جانے کا اتفاق ہوا۔

رات کے اندھیرے اور راہوں شریف کے کھنڈرات کے نشیب و فراز نے پادری گولکناتھ صاحب کو مسیحی مسافر یاد کروایا۔ اور اس کی تصدیق ایک تنگ و تاریک کوچہ نے جو انجیلی تنگ راستہ سے مشابہ تھا۔ کی۔ مگر اس کا پھل بہت ہوا۔ آخر افتاں و خیزاں منزل مقصود پر پہونچے۔ بھائی لوگوں نے وہاں پر بخوبی انتظام کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ انجیل شریف نے ان کو مہمان نوازی کے فن میں اور مہمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں سب کچھ سکھایا ہوا تھا۔ ایک بڑی جماعت اکٹھی ہو گئی۔ وہاں پر اچھی طرح سے کام کیا گیا۔ دو بپتسمہ ہوئے پھر بارہ بجے رات کے اسی تنگ راستہ سے واپس آئے۔

خلوتی مجلسوں کی سنندی آیت پطرس کے معجزہ کی وہ آیت (سونا چاندی تو میرے پاس نہیں ہے) مسٹر ہوز صاحب پیپڈہ کپورتھلہ کی پسندیدہ آیت تھی۔ اس آیت نے مسز ہوز صاحبہ کو دیکھا۔ مسز ہوز صاحبہ کی دو اکبری طلائی مہریں اور ایک جوڑی [illegible] کے دس دانہ قیمتی مبلغ یکصد پچیس روپیہ تھیں۔ کہیں گم ہو گئیں جو آج تک نہیں ملیں۔ خدا ان کو اجر عظیم بخشے اور ان کو اپنی روحانی دولت سے مالامال کرے جس کو نہ چور چرائے اور نہ زنگ خراب کرتا ہے آمین

الراقم
سندر سنگھ مبشر انجیل شریف
موضع پھالتھ
ریاست کپورتھلہ



شرابِ سُرخ

ہے اک وادی میانِ درکِ اسفل
جہاں ہے مسکنِ شیطانِ اجہل

ہے دہکتی رہتی اُس میں آگ ہردم
لپٹ اُس کی نہیں ہوتی ہے کچھ کم

وہ صحرا ہے سراسر آتش افشاں
مثالِ منقلِ نارِ فروزاں۔

مقابل گر ہو اس کے کرۂ نار
جہنم کی حرارت سرد و بیکار۔

ہزاروں اس طرح ہیں اس میں اشجار
کہ آتشباز نے چھوڑے ہیں انار۔

تموّج سے لپٹ کے اُن کے پتے
شرر کی طرح سے ہیں جھڑتے رہتے

ہزاروں مُرغ آتش خوار اُن پر
ہے جن کا ہر آتش بار ہر پَر

ہمیشہ بیٹھے رہتے ہیں بسیرا
بنا کر جھونج ہر اک اپنا اپنا

پُٹ کے صوت سے ہے آگ گویا
خیال اُس کا ہے دیپک راگ گویا

شرارے ہیں ہوا کے تند جھونکے
ہیں دیو آتشیں واں کے بگولے

ہر اک غار اس میں ہے صدرشکِ گلخن
برنگِ شعلۂ جوالہ روشن

خروشاں رُعب و ہیبت زا دغا اغر
اک اُس میں بہ رہا ہے بحرِ اخگر

ہر اک موج اس کی کا ہے یہ تقاضا
لبِ خورشیدِ محشر کا ہو غازا

نمونہ ہول اُس کی لہر کی ہے۔
سندِ محمل اک اُس بحر کی ہے

عجب پُرہول ہے اس کا نظارا
وہاں کی دید کا ہے کس کو یارا

ہے اُس میں ایک کوہ آتش افشاں
بگردوں سرکشیدہ قہر یزداں

بچھا ہے ایک تختِ آتش اُس پر
بسانِ کُرۂ خورشیدِ محشر۔

سیہ رو خوک پیکر خرس دنداں
شریر و سگ صفت ملعون شیطاں

اُسی تختِ ضلالت پر بہ نخوت
پہن کر بیٹھا ہی تھا تاجِ نکبت

کہ اک طوفان تند و تیز آیا۔
یم آتش نے سخت اک جوش کھایا!

پھر اُس قلزم سے نکلا ایک اژدر
سراپا آتش و پیچیم منظر۔

بدن تھا خار دار اُس اژدہا کا
ہر اک موئے بدن سا ہے کا کانٹا

مثالِ تیغِ برق آسا بہت تیز
ہر اک کانٹا ولیکن شعلہ انگیز

سلاحِ آہنی یا نوکِ خنجر۔
تھی شاخِ کرگدن کی طرح سر پر

قد اُس کا تھا بسانِ کوہِ البرز
ہر اک ہاتھ اس کا اِبن سام کا گرز

بھن اُس کا تھا کہ چرخِ نیلوفر تھا
سراسر کشتِ زہر و زہرہ در تھا

دہن اُس کا دہانہ تھا عدم کا
مہیب آواز صوتِ صُور گویا

دُمش چوں کُرّۂ بادِ سمیت
دُمش را اس و ذنب را داو ہیبت

کنارے آ کے بحرِ آتشیں کے
دم اُس نے چند تابڑ توڑ کھینچے۔

بہت سا کھا کے پیچ و تاب آ سجا
پھر اُس موذی نے زہر سبز اُگلا

ہوا اُس زہر سے دم بھر میں تیار
نہالِ خار دار و زہر اشجار

یکایک جب ہوا وہ بار آور
تو آ کے گر گیا ہیپ اُس کو اژدر

بس اُس کے کھاتے ہی اُس اژدہا کا
عجیب الخلقت اک طائر تھا گویا۔

سرش چوں طوطئ شیریں زباں شد
تنش غیرت دہ شیر ژیاں شد

پرش چوں بادبانِ کشتئ غر
سرش چوں مار و پائش صورتِ خر

غرض اس شکل اور ہیئت سے اُڑ کر
ہوا شیطاں کے سر پر جلوہ گستر

پھر اُس مخبر سرِ شیطنت کا۔
شرابِ سُرخ۔ قاضی نام تھا

سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور یونین
کا
سالانہ جلسہ

مقام اور وقت۔ لودیانہ۔ ۱۰ اپریل ۱۱ سے ۱۳ تک
پہلی میٹنگ۔ سنڈے سکول کنونشن ۸ بجے صبح۔
منگل ۔ ۱۱ اپریل پہلی میٹنگ ۸ بجے شام
بدھ۔ ۱۲ اپریل ۔ کنونشن ۸ بجے رات کو
مہمان نوازی تین قسم کی میزیں ہونگی (۱)
انگریزی طریق کا کھانا ایک روپیہ ۸ روپیہ۔ مہمانوں
سے درخواست ہے کہ وہ مسٹر ایچ اے ڈٹلاک صاحب
کو اپنے آنے کی تاریخ اور وقت سے مطلع کر دیں۔

اور یہ بھی بتادیں کہ وہ غالباً کب تک رہینگے - (۲) جو صاحبان ہندوستانی کھانا چاہتے ہیں ان کو ۱۲/ روزانہ پر میس دینا پڑیگا اور وہ لودیانہ میں مسٹر غلام مسیح کے پاس اپنے آنے کے وقت اور رہائش کے عرصہ وغیرہ کی بابت اطلاع بھیج دیں (۳) جو ہندوستانی کھانا پسند کرتے ہیں انکو روزانہ ۸/ دینا پڑیگا اور لودیانہ میں وہ مسٹر سردار خاں کو کل امور کی بابت اطلاع دیں - ذیل کے امور کو مدنظر رکھیں

(۱) پادری ڈبلیو ایم ٹبلو صاحب سکندرہ بی سنڈے سکول کے منتظم بھی ہمارے ساتھ ہونگے - اور مسیحی زندگی پر وہ درس دینگے -

(۲) سوالات کا ایک صندوقچہ ہوگا - اور ڈیلیگیٹوں سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ جو کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں وہ گوجرانوالہ میں مسٹر بی سی چٹرجی کے پاس بھیجدیں یا کنونشن میں آکر دریافت کرسکتے ہیں -

(۳) وائیلی میموریل انعام - پہلا اور دوسرا انعام مبلغ پندرہ ۱۵ اور دس روپیہ کا ان اشخاص کو دیا جائیگا جو ۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء کے سکول سبق کی سب سے عمدہ تصویر کھینچینگے یعنی پطرس کا قید خانہ سے رہا ہونا (اعمال ۱۲ ۱۱ تک) سنڈے سکول کے ہر طالب علم کو اجازت ہے مگر کسی کو دو انعاموں سے زیادہ نہ ملیگا - تصویریں اپنی ہی بنائی ہوئی ہوں (۴) چندہ کیٹیگری اور چندہ خزانچی پادری جے ڈبلیو ، ٹسن صاحب کے پاس بمقام پاکپتن ضلع منٹگمری کے پاس بھیجنا چاہیے کرسچن اینڈیور کیطرف سے پادری ہربرٹ ہالبرٹ صاحب جنرل سکرٹری کنونشن میں حاضر ہونگے اور وہ درس دینگے

مس ایم سی ہیلم سکرٹری پنجاب سنڈے سکول یونین
پادری ایچ سی چامبرس سکرٹری پنجاب کرسچن اینڈیور یونین -

ازراں جیب گھڑیاں ۱۲/

گارنٹی ایک سال محصول ڈاک وغیرہ معاف

اصل راسکوپ ۱۲/ ایک ہفتہ کی چابی والی ۱۲/ ریتا ... للعہ لور کلائی ... لعہ سلیپنٹ کلائی کی ۱۲/ - ریلوے ریگولیٹر ۱۲/ سنگل ۸ جول والی للعہ سونجر ۸ جول والی ۱۲/ سونڈر ۸ جول والی للعہ اصلی ۸ جول والی ۱۲/ ہمارے یہاں سستی سے سستی گھڑیاں موجود ہیں - ڈیڑھ روپیہ سے سوا دو روپیہ تک - اس کے علاوہ ہمارے یہاں آفس کلاک ہارمونیم ہر قسم کی تصویریں دستی دیگس عمدہ سے عمدہ سنہری و روپہلی گھڑی کی زنجیریں ہر قسم فینسی چیزیں آفس مکان و دکان میں استعمال کی بہت ہی سستی ہمارے یہاں سے مل سکتی ہیں -

المشتہر ایم ایل الفریڈ اینڈ کو
اگری پاڑا چال نمبر ۲۰ بمبئی نمبر ۱۱

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر محمد اسماعیل خاں صاحب -

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں - چندہ سالانہ ۸/ ہے اگر یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶/ چارج کیا جاتا ہے - یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی نمونہ ۲/ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - درخواستیں بنام

ای ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری
سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں -

۹۶ کا فوری جنتری ۱۹۱۶ء کی دس شریف یکجے پڑے ہوئے آدمیوں کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت بھیجی جاتی ہے

پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو

سوچو اور [illegible] کے ڈرنیکا سبب یہ ہے کہ آجتک کروڑہا انسان اس موذی عارضہ کے پنجہ ظلم سے ہلاک ہوچکے ہیں گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہوگئے شہر کے شہر تباہ ہوگئے اس وجہ سے کہ نام ہی سے دہشت ہوتی ہے پلیگ میں مبتلا ہونیکے بعد سوائے مرگ کی علاج نہیں ہے لیکن حفظ ما تقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ روکنے والی گولیاں [illegible] ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوجاتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے ہیں ورنہ ان کا زہر اثر کرتا ہے وقت پر ان گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہتے ہیں آپ بھی غافل نہ رہیں ایک گولی روز [illegible] نصف یا چوتھائی -

قیمت ۳۶ گولیوں کی ڈبیہ ۸/ ر ۷۰ گولیوں کی ڈبیہ ۱۲/ محصول ڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک ۵/ المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ بھی - یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے [illegible] سال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ نویں [illegible] پرائمری کی تین جماعتیں [illegible] لیڈی [illegible] کی زیر نگرانی جاری [illegible] طالب علم [illegible] اگر ایک خاندان [illegible] کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ [illegible] کا خانہ متعلقہ سکول ھذا میں ہر قسم [illegible] [illegible] قیمت پر تیار ہوتی [illegible] جو [illegible] قیمت [illegible] حالات [illegible] پرنسپل صاحب سکول ھذا [illegible]